سوال

(148) ایک مولوی صاحب ایک وقت کی نماز کےلیے دو،جماعت کرائے تو دوسری جماعت جائز ہے یا نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مولوی صاحب نے ایک وقت میں دو،جماعت کے ساتھ امامت کرائی نماز جماعت ثانیہ خلف اس کے رواو صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رواو صحیح ہے بموجب ان حدیثوں کے کہ جو بخاری و مسلم وغیرہ میں مذکور ہیں فی المشکوٰۃ عن جابر قال کان معاذ بن جبلؓ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یاتی قومہ فیصلی بہم متفق علیہ و عنہ قال کان معاذ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم یرجع الیٰ قومہ فیصلی بہم العشاء وھی لہ نافلۃ رواہ الخباری والبیھقی اقول الاظھر والانسب ارجاء الضمیر الی الاقرب فیفھم منہ صحۃ اقتداء المفترض بالمتنفل کما ھوالمعول عند المتأمل فعلیک بالانصاف فانہ من خیر الاوصاف قال النووی فی ھذا الحدیث جواز صلوٰۃ المفترض خلف المتنفل لان معاذاً کان یصلی الفریضۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسقط فرضہ ثم یصلی مرہ ثانیۃ بقومہ ھی لہ تطوع ولھم فریضۃ وقد جاء ھکذا مصرحابہ فی غیر مسلم وھذا جائز عند الشافعی واٰخرین رحمھم اللہ تعالیٰ استدلالا بھذا الحدیث والتاویلات دعادی لااصل لھا فلایترک بھا ظاھر الحدیث قال صاحب التوضیح صلوٰۃ معاذ بقومہ فیہ دلالۃ علی صحۃ صلوٰۃ المفترض خلف المتنفل الخ فی المرقاۃ قال القاضی الحدیث یدل علی جواز اقتداء المفترض بالمتنفل فان من ادی فرضا ثم اعاد یقع المعاد نفلا قال ابن المبارک وبہ قال الشافعی الخ فی المشکوٰۃ عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بالناس صلوٰۃ الظھر فی الخوف ببطن نخل فصلی بطائفۃ رکعتین ثم سلم ثم جاء طائفۃ اخری فصلی بہم رکعتین ثم سلم رواہ فی شرح السنتہ فی المرقاۃ لااشکال فی ظاھر الحدیث علی مقتضی مذھب الشافعی رحمۃ اللہ علیہ فانہ محمول علی حالۃ القصۃ وصلی بالطائفۃ الثانیۃ نفلاً الخ قال النووی وکان صلی اللہ علیہ وسلم متنفلا فی الثانیۃ وھم مفترضون وبہ استدل الشافعی واصحابہ علی جواز صلوٰۃ المفترض خلف المتنفل وحکوہ عن الحسن البصری موجزاً اقول وھکذا افادہ السیّد فی شرح المشکوۃ وھوالمرام لما فی الصحیحین وغیرہ فی المقام فکانت لہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع رکعات وللقوم رکعتان کما یظھر صریحا من سنن ابی داوٗد وغیرہ وتکمیل المقال لایلیق بتعلیل تقلیل المجال والتقیق واللہ اعلم بالصواب حررہ سید محمد نذیر حسین عفی عنہ (سید نذیر حسین)

فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۴۷۷

ترجمہ: معاذ بن جبلؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے پھر اپنی قوم میں آتے اور ان کو نماز پڑھاتے۔ حضرت معاذ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے پھر اپنی قوم میں واپس آتے اور ان کو آکر عشاء کی نماز پڑھاتے اور یہ نماز ان کی نفل ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض نماز ہوجاتی ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے اور اس کے برخلاف جو دعادی تاویلات پش کیے جاتے ہیں ان کا کوئی اصل نہیں ہے۔ حضرت جابر کہتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کے وقت بطن نخلہ میں لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ اور سلام پھیر دیا، پھر دوسری جاعت کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیر دیا۔ ملا علی قاریؒ نے

کہا ہے کہ امام شافعیؒ کے مذہب پر تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے کیوں کہ نفل کے پیچھے فرض کی نیت صحیح جانتے ہیں اور آنحضرت قصر کی حالت میں تھے پچھلی دو رکعت جو آپ نے دوسری جماعت کو پڑھائیں وہ آپ کی نفل نماز تھی، حسن بصری اور عبد اللہ بن مبارک کا یہی مذہب ہے۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 43-45

محدث فتویٰ